استقبالِ
رمضان
ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان
(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کاثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیاہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں بھی جائزہو جائیں گی۔ یادرہے! اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یاسونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضاہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سوسکتاہے)

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "حَیْثُمَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ" تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (معجم الکبیر ج۳ ص82 حدیث 2729، از ضیائے درود وسلام، ص5)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَیان سُننے کی نِیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل

ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کرلیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ بااَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ شعبان المعظم کے آخری آخری دن ہیں اللہ پاک نے چاہا تو بہت جلد ہم رمضان کی بہاریں لوٹ رہیں ہوں گے آیئے! رمضان کے عظیمُ الشان فضائل سنتے ہیں۔

ماہِ رمضان کی پہلی رات

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف **"فیضانِ رمضان (مُرَمَّم)"** کے صفحہ نمبر 35 پر تحریر فرماتے ہیں: حضرت عبدُ اللہ اِبنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما سے مَروی ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جب رَمَضان شریف کی پہلی تاریخ آتی ہے تو عرشِ عظیم کے نیچے سے مُثِیْرہ (مُ۔ثِی۔رہ) نامی ہَوا چلتی ہے جو جَنّت کے درختوں کے پتّوں کو ہِلاتی ہے۔ اِس ہَوا کے چلنے سے ایسی دِلکش آواز بُلند ہوتی ہے کہ اِس سے بہتر آواز آج تک کسی نے نہیں سُنی۔ اِس آواز کو سُن کر بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں ظاہِر ہوتی ہیں یہاں تک کہ جنّت کے بُلند محلّوں پر کھڑی ہو جاتی ہیں اور کہتی ہیں: ہے کوئی جو ہم کو اللہ پاک سے مانگ لے کہ ہمارا نکاح اُس سے ہو؟ پھر وہ حُوریں داروغۂ جنّت (حضرت) رضوان (عَلَیْہِ السَّلَام) سے پوچھتی ہیں: آج یہ کیسی رات ہے؟ (حضرت) رضوان (عَلَیْہِ السَّلَام) جواباً تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْك) کہتے ہیں، پھر کہتے ہیں: یہ ماہِ رَمَضان کی پہلی رات ہے، جنّت کے دروازے اُمّتِ مُحمّدِیہ کے روزے داروں کیلئے کھول دیئے گئے ہیں۔ (الترغیب والترہیب

1...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

ج ۲، ص ۶۰، حدیث: ۲۳)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ خُدائے رحمٰن روزہ داروں پر کس دَرَجہ مہربان ہے کہ ماہِ رَمَضان میں ان کے لئے جنّت کے دروازوں کو کھول دیتا ہے اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کے بھی کیا کہنے کہ اس کے اِستِقبال کیلئے سارا سال جنّت کو سجایا جاتا ہے، چُنانچِہ حضرت عبدُ اللہ ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْھُما سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بیشک جنّت اِبتِدائی سال سے آئندہ سال تک رَمَضانُ الْمُبارَک کے لئے سجائی جاتی ہے اور فرمایا: رَمَضان شریف کے پہلے دِن جنّت کے دَرَختوں کے نیچے سے بڑی بڑی آنکھوں والی حُوروں پر ہَوا چلتی ہے اور وہ عَرض کرتی ہیں: "اے پروردگار! اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو اُن کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔" (شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۳۱۲ حدیث ۳۶۳۳)

مرحبا! بہت ہی جلد رَمَضانُ الْمُبارَک کا خوبصورت مہینا اپنے دامن میں رحمتوں اور مغفرتوں کے خزینے لئے ہمارے درمیان جلْوَہ گر ہونے والا ہے۔ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی عظمت اور فضیلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جیسے ہی یہ مُقدّس اور مُبارَک مہینا اپنی رحمتوں کے ساتھ تشریف لاتا ہمارے پیارے آقا، میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابۂ کِرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کو اس کی آمد پر مُبارک باد دیتے اور خوشخبری سُناتے، چنانچہ

رمضان کی مبارک باد

حضرت ابُو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کو خُوش خبری سُناتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے کہ تمہارے پاس رَمَضان کا مہینہ آیا ہے جو نہایت بابرکت ہے، اللہ پاک نے تم پر اس کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ اس میں جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے، دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے اور شیطانوں کو

باندھ دیا جاتا ہے۔اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ بالکل ہی محروم رہا۔ (مسند امام احمد، مسند ابی ہریرۃ ، ۳۳۱/۳، حدیث: ۹۰۰۱)

حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: چونکہ ماہِ رَمَضان میں حِسّی (یعنی محسوس ہونے والی) بَرَکتیں بھی ہیں اور غیبی برکتیں بھی، اس لیے اس مہینے کا نام ماہِ مُبارک بھی ہے، رَمَضان میں قدرتی طور پر مومنوں کے رزق میں بَرَکت ہوتی ہے اور ہر نیکی کا ثواب سَتّر (70) گُنا یا اس سے بھی زیادہ ہے۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہِ رَمَضان کی آمد پر خوش ہونا ایک دوسرے کو مُبارک باد دینا سنّت ہے اور جس کی آمد پر خوشی ہونا چاہئے، اس کے جانے پر غم بھی ہونا چاہئے۔اسی لیے اکثر مسلمان جُمعَۃُ الْوَداع کو مَغْمُوم اور چَشْمِ پُر نَم (یعنی رمضان کی جدائی میں رو رہے)ہوتے ہیں اور خُطبَاء اس دن میں کچھ وَدَاعِیَہ کَلِمَات (یعنی الوداعی جملے) کہتے ہیں تاکہ مسلمان باقی گھڑیوں کو غنیمت جان کر نیکیوں میں اور زیادہ کوشش کریں ان سب کا ماخذ یہ حدیث ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ۱۳۷/۳ ملتقطاً)

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں بھی رحمتوں اور مغفرتوں بھرے اس مہینے کی آمد پر خوب خوشی کا سَماں ہوتا ہے اور اس کا بھرپور استقبال کیا جاتا ہے، جب یہ مہینا رُخصت ہوتا ہے تو اشکبار آنکھوں سے اِسے "اَلْوَداع" کیا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر شب ساٹھ (60) ہزار کی بخشش

حضرت عبدُ اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: رَمَضان شریف کی ہر شب آسمانوں میں صُبْح صادِق تک ایک مُنادِی (یعنی اعلان کرنے والا) یہ نِدا کرتا ہے: اے اچّھائی مانگنے والے! مکمَّل کر (یعنی اللہ پاک کی اطاعت کی طرف آگے بڑھ)

اور خُوش ہو جا۔ اور اے شریر! شَر سے باز آجا اور عِبرَت حاصِل کر!، ہے کوئی مغفِرت کا طالِب؟ کہ اُس کی طَلَب پُوری کی جائے!، ہے کوئی تَوبہ کرنے والا؟ کہ اُس کی تَوبہ قبول کی جائے!، ہے کوئی دُعا مانگنے والا؟ کہ اُس کی دُعا قبول کی جائے، ہے کوئی سائل؟ کہ اُس کا سُوال پورا کیا جائے!۔ اللہ پاک رَمَضانُ الْمُبارَک کی ہر شب میں اِفطار کے وَقت ساٹھ ہزار (60,000) گُناہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے اور عید کے دِن سارے مہینے کے برابر گُناہگاروں کی بَخشِش کی جاتی ہے۔ (اَلدُّرالمَنثُور ج ۱ ص ۱۴۶)

پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان کی گھڑیاں کتنی بابرکت ہیں کہ ہر لمحہ بندوں میں رحمت و مغفرتِ الٰہی تقسیم ہو رہی ہے۔ یہ وہ ماہِ مُقدّس ہے جس کے دن روزوں میں اور راتیں تلاوتِ کلامِ پاک میں صَرف ہوتی ہیں اور یہ دونوں چیزیں یعنی روزہ اور قُرآن روزِ مَحْشَر مُسلمان کیلئے شَفاعَت کا سامان بھی فراہم کریں گے، چُنانچِہ،

روزہ و قرآن شفاعت کریں گے

رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: روزہ اور قرآن بندے کیلئے قِیامت کے دن شَفاعَت کریں گے۔ روزہ عَرض کریگا: اے ربِّ کریم! میں نے کھانے اور خواہِشوں سے دن میں اِسے روک دیا، میری شَفاعَت اِس کے حَقّ میں قبول فرما۔ قُرآن کہے گا: میں نے اِسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شَفاعَت اِس کے لئے قبول کر۔ پس دونوں کی شَفاعَتیں قبول ہوں گی۔ (مُسند امام احمد، ۲/ ۵۸۶، حدیث: ۶۶۳۷)

بخشش کا بہانہ

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجہَہُ الکَرِیم فرماتے ہیں: اگر اللہ پاک کو اُمَّتِ مُحمّدِیہ پر عذاب کرنا مَقصُود ہوتا تو ان کو رَمَضان اور سُورہ ''قُلْ ھُوَاللّٰہُ'' شریف ہر گز عِنایت نہ فرماتا۔ (فیضان سنت، ص ۸۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و اٰلِہٖ وَسَلَّمَ عبادت پر کمر بستہ ہو جاتے

پیارے اسلامی بھائیو! بالخصوص ماہِ رَمَضَان میں ہمیں اللہ پاک کی خُوب خُوب عِبادت کرنی چاہئے اور ہر وہ کام کرنا چاہئے کہ جس میں اللہ پاک اوراُس کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و اٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا ہو۔ اگراِس پاکیزہ مہینے میں بھی کوئی اپنی بخشش نہ کرواسکا تو پھر کب کروائے گا؟ ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس مبارک مہینے کی آمد کے ساتھ ہی عِبادتِ الٰہی میں بہت زیادہ مگن ہو جایا کرتے تھے، چُنانچہ

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: جب ماہِ رَمَضَان آتا تو میرے سَر تاج، صاحِبِ مِعراج صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ پاک کی عِبادت کیلئے کَمر بَستہ ہو جاتے اور سارا مہینا اپنے بِسترِ مُنوَّر پر تشریف نہ لاتے۔ (اَلدُّرُّالمَنْثور ج ۱ ص ۴۴۹) (فیضان سنت، ص ۸۷۶)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ پورا ماہِ رَمَضَان اپنے ربّ کریم کو راضی کرنے اور اُس کی عبادت میں صَرف کردیں۔ یقیناً جسے ربّ کریم کی رِضا حاصل ہو جائے دنیا و آخرت میں اس کا بیڑا پار ہو جاتا ہے اور ماہِ رَمَضَان اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ بڑی شان و عظمت والا مہینا ہے اس کی بے شُمار خُصُوصِیّات ہیں جن میں سے ایک خُصُوصِیّت یہ بھی ہے کہ اللہ پاک اِسی ماہِ مبارک میں قُرآنِ پاک نازِل فرمایا، چُنانچِہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 185 میں خُدائے رَحمٰن کا نُزولِ قُرآن اور ماہِ رَمَضَان کے بارے میں فرمانِ عالیشان ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُؕ وَ مَنْ كَانَ

تَرْجَمۂ کنزُ الْعِرفَان: رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی ہے اور فیصلے کی روشن باتوں (پر مشتمل ہے۔) تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو

مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ (پ ۲، البقرۃ: ۱۸۵)

یاسفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دُشواری نہیں چاہتا اور (یہ آسانیاں اس لئے ہیں) تاکہ تم (روزوں کی) تعداد پوری کرلو اور تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مُقَدَّسہ کے اندر اللہ پاک نے ماہِ رَمَضان میں روزے رکھنے کا حُکم بھی فرمایا ہے۔ یاد رہے! تَوحید و رِسالت کا اِقْرار کرنے اور تمام ضَروریاتِ دِین پر ایمان لانے کے بعد جس طرح ہر مُسلمان پر نماز فَرض قرار دی گئی ہے، اسی طرح رَمَضان شریف کے روزے بھی ہر مُسلمان (مَرد و عورت) عاقِل و بالغ پر فَرض ہیں۔ دُرِّ مُختار میں ہے: روزے دس (10) شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۲ھ کو فرض ہوئے۔ (دُرِّمُختار مع رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۳۳۰)

رزہ فرض ہونے کی وجہ

پیارے اسلامی بھائیو! اِسلام میں اکثر اَعمال کسی نہ کسی رُوح پَرور واقِعے کی یاد تازہ کرنے کے لئے مُقَرَّر کئے گئے ہیں، مَثَلًا صفا اور مَروہ کے درمیان حاجیوں کی سَعْی حضرت ہاجِرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی یاد گار ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اپنے لَختِ جِگر حضرت اِسماعیل عَلَیْہِ السَّلَامُ کیلئے پانی تلاش کرنے کیلئے اِن دونوں پہاڑوں کے درمیان سات بار چلی اور دَوڑی تھیں۔ اللہ پاک کو حضرت ہاجِرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی یہ اَدا پسند آگئی، لہٰذا اِسی سُنّتِ ہاجِرہ کو اللہ پاک نے باقی رکھتے ہوئے حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کے لئے صَفا و مَروہ کی سَعْی کو واجِب کر دیا۔ اِسی طرح ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں سے کچھ دن ہمارے پیارے سرکار، مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے غارِ حِرا میں گزارے تھے۔ اِس دَوران آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دن کو کھانے سے پرہیز کرتے اور رات کو ذِکْرُ اللہ میں مشغُول رہتے تھے۔ تو اللہ پاک نے اُن دِنوں کی یاد تازہ کرنے کیلئے روزے فَرض کئے تاکہ اُس کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

کی سُنّت قائم رہے۔ (فیضانِ سُنّت، ص ۹۳۵)

رزہ دار کا ایمان کتنا پختہ ہے!

پیارے اسلامی بھائیو! سَخت گرمی ہے، پیاس سے گلا سُوکھ رہا ہے، ہَونٹ خُشک ہو رہے ہیں، پانی موجُود ہے مگر روزہ دار اُس کی طرف دیکھتا تک نہیں، کھانا موجُود ہے بُھوک کی شِدّت ہے، مگر وہ کھانے کی طرف ہاتھ تک نہیں بڑھاتا۔ اندازہ لگایئے! اس شخص کا خُدائے رحمٰن پر کتنا پُختہ ایمان ہے! کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اِس کی حَرَکت ساری دُنیا سے تو چُھپ سکتی ہے مگر اللہ پاک سے پَوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اللہ پاک پر اِس کا یہ یَقینِ کامِل روزے کا عملی نتیجہ ہے۔ کیونکہ دُوسری عِبادتیں کِسی نہ کِسی ظاہِری حَرَکت سے ادا کی جاتی ہیں مگر روزے کا تَعلُّق باطِن سے ہے۔ اِس کا حال اللہ پاک کے سِوا کوئی نہیں جانتا، اگر وہ چُھپ کر کھاپی لے تب بھی لوگ یِہی سمجھتے رہیں گے کہ یہ روزہ دار ہے۔ مگر وہ محض خَوفِ خُدا کے باعث کھانے پینے سے اپنے آپ کو بچا رہا ہے۔ (فیضانِ سنت، ص ۹۳۷)

یِہی وجہ ہے کہ روزہ داروں کو ڈھیروں انعامات اور اجر و ثواب سے نوازا جائے گا۔ آیئے! روزے کے فضائل پر 3 فرامینِ مُصطَفٰے سنئے اور جھومئے:

سابقہ گناہوں کا کفارہ

(1) ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضان کا روزہ رکھا، اُس کی حُدُود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اُس سے بچا تو جو (کچھ گناہ) پہلے کر چکا ہے اُس کا کَفّارہ ہو گیا۔ (صحیح ابنِ حِبّان ج ۵ ص ۱۸۳ حدیث ۳۴۲۴)

روزہ کی جزاء

(2) ارشاد فرمایا: آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس (10) سے سات سو (700) گُنا تک دیا جاتا ہے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ یعنی سوائے روزے کے کہ روزہ میرے

لئے ہے اوراِس کی جزا میں خود دُوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور کھانے کوصِرف میری وَجہ سے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو(2) خوشیاں ہیں۔ ایک اِفطار کے وَقت اور ایک اپنے ربّ پاک سے ملاقات کے وَقت۔ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ پاک کے نزدیک مُشک (خاص قسم کی خوشبو) سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

(مسلم ص ۵۸۰ حدیث ۱۱۵۱)

(3) ارشاد فرمایا: روزہ سِپَر (ڈھال) ہے اور جب کسی کے روزہ کا دِن ہو تو نہ بے ہُودہ بکے اور نہ ہی چیخے۔ پھر اگر کوئی اور شخص اِس سے گالم گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو، تو کہہ دے، میں روزہ دار ہوں۔ (بخاری ج ۱ ص ۶۲۴ حدیث ۱۸۹۴)

روزہ کا خصوصی اِنعام

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اَحادیثِ مُبارکہ میں روزہ کی کئی خُصُوصِیّات ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ کتنی پیاری بِشارت ہے اُس روزہ دار کے لئے جس نے اِس طرح روزہ رکھا جس طرح روزہ رکھنے کا حق ہے۔ یعنی کھانے پینے اور جِماع سے بچنے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام اَعْضاء کو بھی گُناہوں سے باز رکھا تو وہ روزہ اللہ پاک کے فَضْل وکرم سے اُس کیلئے تمام پچھلے گُناہوں کا کَفّارہ ہو گیا اور حدیثِ مُبارک کا یہ فرمانِ عالیشان تو خاص طور پر قابِلِ توَجُّہ ہے جیسا کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے پروردگار کا فرمانِ خوشگوار سُناتے ہیں "فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ" یعنی روزہ میرے لئے ہے اور اِس کی جزا میں خود ہی دُوں گا۔ حدیثِ قُدسی کے اِس ارشادِ پاک کو بَعض مُحدِّثِینِ کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے "اَنَا اُجْزٰی بِہٖ" بھی پڑھا ہے، جیسا کہ تفسیرِ نعیمی وغیرہ میں ہے تو پھر معنٰی یہ ہوں گے، "روزے کی جزا میں خود ہی ہوں۔" سُبْحٰنَ اللہ یعنی روزہ رکھ کر روزہ دار بذاتِ خود اللہ کریم ہی کو پالیتا ہے۔ (فیضانِ سنت، ص ۹۴۵ تا ۹۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سونا بھی عبادت ہے

حضرت عبدُ اللہ بن اَبِیْ اَوفٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، مدینے کے تاجور، دلبروں کے دلبر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُنَوَّر ہے: روزہ دار کا سونا عبادت اور اس کی خاموشی تسبیح کرنا اور اس کی دعا قَبول اور اس کا عمل مقبول ہوتا ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۳/۴۱۵، حدیث: ۳۹۳۸) سُبْحٰنَ اللہ! روزہ دار کس قَدَر خوش نصیب ہے کہ اُس کا سونا بندگی، خاموشی تسبیحِ خُداوندی، دعائیں اور اعمالِ حَسَنہ مقبولِ بارگاہِ الٰہی ہیں۔

اَعضاء کا تسبیح کرنا

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحِبِ مِعراج صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو بندہ روزہ کی حالت میں صُبح کرتا ہے، اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اس کے اَعضاء تسبیح کرتے ہیں اور آسمانِ دُنیا پر رَہنے والے (فِرِشتے) اس کے لئے سورج ڈوبنے تک مغفِرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ ایک یا دو (2) رکعتیں پڑھتا ہے تو یہ آسمانوں میں اس کے لئے نُور بن جاتی ہیں اور حُورِعِین (یعنی بڑی آنکھوں والی حوروں) میں سے اُس کی بیویاں کہتی ہیں: اے اللہ پاک تُو اس کو ہمارے پاس بھیج دے، ہم اس کے دِیدار کی بَہُت زِیادہ مُشتاق (خواہش مند) ہیں اور اگر وہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ یا سُبْحٰنَ اللہ یا اللہُ اَکْبَر پڑھتا ہے تو ستّر ہزار (70,000) فِرِشتے اُس کا ثواب سورج ڈوبنے تک لکھتے رہتے ہیں۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۲۹۹ حدیث ۳۵۹۱)

سُبْحٰنَ اللہ! روزہ دار کے تو وارے ہی نِیارے ہیں کہ اُس کے لئے آسمان کے دروازے کُھلیں، اس کے جِسْم کے اَعضاء، اللہ پاک کی تسبیح کریں، آسمانِ دنیا پر رہنے والے فرشتے غُروبِ آفتاب تک اُس کے لئے دعائے مغفرت مانگیں، نَماز پڑھے تو اس کے لئے آسمان میں روشنی ہو اور بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں جو اُس کے لئے مُقَرَّر ہوئی ہیں، وہ جنّت میں اس کی آمد کا انتِظار کریں، لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ یا سُبْحٰنَ اللہ

یا اللہُ اَکْبَر کہے تو ستّر ہزار (70,000) فِرِشتے غُروبِ آفتاب تک اس کا ثواب لکھیں۔ (فیضانِ سنت، ص ۹۵۶)

پیارے اسلامی بھائیو! دنیا میں تو روزہ داروں پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم بارشیں ہوں گی ہی، آخرت میں بھی اُن کو عَظِیمُ الشّان مقام و مرتبہ حاصل ہو گا، چنانچہ

سونے کا دستر خوان

حضرت عَبْدُ اللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مَروی ہے، مالکِ جنّت، ساقیِ کوثر، محبوبِ ربِّ داوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ پُر اَثر ہے: قِیامت والے دن روزہ داروں کیلئے ایک سونے کا دستر خوان رکھا جائے گا، حالانکہ لوگ (حساب کتاب کے) مُنتَظِر ہوں گے۔ (کَنزُ الْعُمّال ج۸ ص ۲۱۴ حدیث ۲۳۶۴۰)

جنّتی پھل

اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے: اِمَامُ الصّٰبِرِیْن، سُلْطَانُ الْمُتَوَکِّلِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دِلنشین ہے: جس کو روزے نے کھانے یا پینے سے روک دیا جس کی اسے خواہش تھی، تو اللہ پاک اسے جنّتی پھلوں میں سے کِھلائے گا اور جنّتی شراب سے سَیراب کرے گا۔ (شُعَبُ الْایمان ج۳ ص ۴۱۰ حدیث ۳۹۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! جب اعمال کی جزا ملنے کی باری آئے گی تو روزہ داروں کو بے حساب اَجر دیا جائے گا، چنانچہ،

بے حِساب اجر

حضرت کَعبُ الاَحْبار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں: بروزِ قِیامت ایک مُنادی اس طرح نِدا کرے گا: ہر بونے والے (یعنی عمل کرنے والے) کو اس کی کھیتی (یعنی عمل) کے برابر اَجر دیا جائے گا،

سوائے قُرآن والوں (یعنی عالِمِ قُرآن) اور روزہ داروں کے کہ انہیں بے حِساب اَجر دیا جائے گا۔

(شُعَبُ الایمان ج۳ص۴۱۳ حدیث ۳۹۲۸)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دُنیا میں جیسا بوئیں گے وَیسا کاٹیں گے۔ عُلَمائے کِرام اور روزہ دار بہت ہی نصیب دار ہیں کہ بروزِ قِیامت اُن کو بے حساب ثواب سے نوازا جائے گا۔

یاد رہے! جب روزہ دار جنّت میں داخل ہونے لگیں گے تو اُس وقت بھی اُنہیں خُصُوصِی اِعزاز سے نوازا جائے گا، جیسا کہ

جنّتی دروازہ

حضرت سَہل بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ ماہِ نُبوّت، مَہرِ رِسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نِشان ہے: بے شک جنّت میں ایک دروازہ ہے جس کو رَیّان کہا جاتا ہے، اُس سے قِیامت کے دن روزہ دار داخِل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور داخِل نہ ہو گا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ پَس یہ لوگ کھڑے ہوں گے، ان کے علاوہ کوئی او رِاس دروازے سے داخِل نہ ہو گا۔ جب یہ داخِل ہوجائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا، پس پھر کوئی اس دروازے سے داخِل نہ ہو گا۔ (بخاری ج ۱ ص ۶۲۵ حدیث ۱۸۹۶)

سُبْحٰنَ اللہ! روزہ داروں کا بھی کیا خوب مُقدّر ہے کہ بروزِ قِیامت ان کا خصُوصی اعزاز ہو گا۔ جانا جنّت ہی میں ہے، دیگر خوش قسمت بھی جُوق درجُوق داخِلِ جنّت ہو رہے ہوں گے مگر روزہ دار خُصُوصی طور پر "بَابُ الرَّیّان" سے داخِلِ جنَّت ہوں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح روزہ رکھنا بہت بڑی فضیلت اورسَعادَت کی بات ہے، اسی طرح روزہ نہ رکھنا بھی محرومی اور بد بختی کا باعث ہے، چنانچہ

حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عِبرت نشان

ہے: مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ وَلَمْ يَصُمْهُ فَقَدْ شَقِيَ یعنی جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اوراس کے روزے نہ رکھے، وہ شخص بد بخت ہے۔ (معجم الاوسط، ۶۲/۳، حدیث: ۳۸۷۱)

ایک روزہ چھوڑنے کا نقصان

رَمَضان شریف کا ایک روزہ جو بِلا کسی عُذرِ شَرعی جان بُوجھ کر ضائع کردے تو اب عُمر بھر بھی اگر روزے رکھتا رہے، تب بھی اُس چھوڑے ہوئے ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پاسکتا، چُنانچِہ

حضرت ابُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جس نے رَمَضان کے ایک دن کا روزہ بِغیر رُخصت وبِغیر مَرض، اِفطار کیا (یعنی نہ رکھا) تو زمانے بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہوسکتا، اگرچِہ بعد میں رکھ بھی لے۔" (بُخاری ج ا ص ۶۳۸ حدیث ۱۹۳۴)

یعنی وہ فضیلت جو رَمَضانُ المُبارَک میں روزہ رکھنے کی تھی اب کسی طرح نہیں پاسکتا۔ لہٰذا ہمیں ہرگز ہرگز غَفلت کا شِکار ہو کر روزہ جیسی عَظِیْمُ الشان نِعمت نہیں چھوڑنی چاہیے اوراس ماہِ مبارک کے حق کو اچھی طرح ادا کرنا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ رَمَضان کے حق میں کوتاہی کے سبب ہم مغفرت سے محروم رہ جائیں۔ یاد رکھئے! جو اس ماہ بھی مغفرت سے محروم رہا، وہ بہت بڑے خسارے میں ہے، جیسا کہ

ناک مٹّی میں مل جائے!

حضرت ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَروی ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اُس شخص کی ناک مِٹّی میں مل جائے کہ جس کے پاس میرا ذِکر کیا گیا تو اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا، اُس شخص کی ناک مِٹّی میں مل جائے جس پر رَمَضان کا مہینا داخِل ہوا، پھر اُس کی مغفرت ہونے سے قبل گُزر گیا اور اُس آدمی کی ناک مِٹّی میں مِل جائے کہ جس کے پاس اس کے والِدَین نے بُڑھاپے کو پالیا مگر اُس کے والدین نے اس کو جنّت میں داخِل نہیں کیا۔ (یعنی بوڑھے ماں باپ کی خدمت کرکے جنّت حاصل نہ کرسکا)۔ (مسند احمد ج ۳ ص ۶۱ حدیث ۷۴۵۵)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اس ماہِ مبارک کی برکتیں اور رحمتیں سمیٹنے اور ربِّ غَفّار کی بارگاہ سے مغفرت کا انعام حاصل کرنے کے لئے ماہِ رَمَضان میں خوب عبادت کریں اور نیکیوں کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ زندگی بے حد مُختَصَر ہے، لہٰذا ان لمحات کو غنیمت جانیے اور ماہِ رَمَضان کی مقدّس گھڑیوں کو فُضُولیات و خُرافات میں برباد کرنے کے بجائے، تلاوتِ قُرآن، ذِکر و دُرُود اور دیگر نیک کاموں میں گُزارنے کی کوشِش کیجئے۔

اِعتِکاف کی بہاریں لُوٹیئے

آیئے! احترامِ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا دل میں جذبہ بڑھانے، اس کی خوب برکتیں پانے، ڈھیروں ڈھیر نیکیاں کمانے اور خود کو گناہوں سے بچانے کیلئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اِعتِکاف کی سَعادت حاصل کرلیجئے۔ اِعتِکاف کی بھی کیا خوب فضیلت ہے، چنانچہ

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شَفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ خوشبُودار ہے: **مَنِ اعۡتَکَفَ اِیۡمَانًا وَّاحۡتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِہٖ** یعنی جس نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیَّت سے اِعتِکاف کیا، اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر ص۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

سارے مہینے کا اِعتِکاف

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ پاک کی رِضاجوئی کیلئے ہر وقت کمربَستہ رہتے تھے اور خُصُوصاً رَمَضان شریف میں عبادت کا خوب ہی اہتمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ شبِ قَدر کو ماہِ رَمَضان میں پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مبارک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار پورے ماہِ مبارک کا اِعتِکاف فرمایا، چُنانچہ

حضرت ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: ایک مرتبہ نبی رحمت شفیع امت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یکُم رَمضان سے 20 رَمضان تک اِعتِکاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے شبِ قدر کی تلاش کیلئے رَمضان کے پہلے عَشرہ کا اِعتِکاف کیا، پھر درمیانی عَشرہ کا اِعتِکاف کیا، پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قَدر آخِری عَشرے میں ہے، لہٰذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اِعتِکاف کرنا چاہے وہ کرلے۔ (مسلم ص ۵۹۴ حدیث ۱۱۶۷)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اگر ہر سال نہ سہی کم از کم زندگی میں ایک بار اِس ادائے مصطفٰے کو ادا کرتے ہوئے پورے ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک کا اِعتِکاف کرلینا چاہئے۔

ویسے بھی مسجِد میں پڑا رہنا بہُت بڑی سَعادَت ہے اور مُعتَکِف کی تو کیا ہی بات ہے کہ رضائے اِلٰہی پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغِل سے فارِغ کرکے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: اِعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کیلئے کُلِّیَّۃً (یعنی مُکَمَّل طور پر) اپنے آپ کو اللہ پاک کی عبادت میں مُنْهَمِك (مُن۔ہَ۔مِک) کر دیتا ہے اور اُن تمام مَشاغِلِ دُنیا سے کَنارہ کَش ہو جاتا ہے جو اللہ پاک کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں او رمُعتَکِف کے تمام اوقات حَقِیقَۃً یا حُکْمًا نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے)، اِعتِکاف کا مقصودِ اصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتَکِف اُن (فِرِشتوں) سے مُشابَہت رکھتا ہے جو اللہ پاک کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے، جو کچھ انہیں حُکم ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں اور اُن کے ساتھ مُشابَہَت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ پاک کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رَہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

حضرت عَطاء خُراسانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”مُعتَکِف کی مِثال اُس شخص کی سی ہے جو اللہ پاک کے در پر آپڑا ہو اور یہ کہہ رہا ہو ”اے رب کریم! جب تک تُو میری مغفرت نہیں فرمادے گا میں

یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔" (شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۴۲۶ حدیث ۳۹۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! رَمضانُ الْمبارَک کے مُقدّس لمحات کو فُضُولیات وخُرافات میں برباد ہونے سے بچایئے! زِندگی بے حد مُختصر ہے اِس کو غنیمت جانئے، انٹرنیٹ اور موبائل پر طرح طرح کے گناہوں میں وقت برباد کرنے کے بجائے تلاوتِ قُرآن اور ذِکر و دُرُود میں وَقت گُزارنے کی کوشش فرمایئے اور اس مہینے کی مُناسَبت سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف "فیضانِ رمضان" کا مُطالَعہ بھی بہت مُفید ہے کہ اس کتاب میں رَمَضانُ الْمبارَک کے تقریباً تمام اَہم مَسائل مثلاً نماز، روزہ، تراویح، اِعتکاف اور عیدُ الفِطر سے مُتَعَلِّق کثیر مَعْلُومات کے ساتھ ساتھ بے شُمار مدنی پُھول بھی اپنی خُوشبوئیں لُٹا رہے ہیں۔ آپ بھی اس کتاب کا مُطالَعہ کرنے کی نِیَّت فرمالیجئے۔ اُردو کے عِلاوہ بھی دُنیا کی مُختلف زبانوں میں اس کتاب کا ترجمہ ہو چُکا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

آپ بھی یہ کتاب پڑھنے نیز اس درس دینے، سننے کی نیت فرمالیجیے۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

1 ۔۔۔ مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

اعتکاف کی سُنّتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اعتکاف کی سُنّتیں اور آداب کے بارے میں چند مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر، ص ۵۱۶، حدیث ۸۴۸۰) (2) فرمایا: جس نے رمضان المبارک میں دس دن کا اعتکاف کر لیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔ (شعب الایمان، الرابع والعشرین من شعب الایمان، ۴۲۵/۳، حدیث: ۳۹۶۶) ☆ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، اگر سب ترک کریں تو سب سے مطالبہ ہو گا اور شہر میں ایک نے کر لیا تو سب بَریُّ الذِّمہ ہو جائیں گے۔ (فیضان رمضان، ص ۲۳۵) ☆ نفلی اعتکاف کے لئے نہ روزہ شرط ہے نہ کوئی وقت کی قید جب بھی مسجد میں داخل ہوں اعتکاف کی نیت کر لیجئے۔ (فیضان رمضان، ص ۲۳۵ ملخصًا) ☆ رمضان المبارک میں اعتکاف کرنے کا سب سے بڑا مقصد شبِ قدر کی تلاش ہے۔ (فیضان رمضان، ص ۲۳۲) ☆ سب سے افضل مسجد حرم شریف میں اعتکاف ہے پھر مسجد نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں پھر مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) میں پھر اس میں جہاں بڑی جماعت ہوتی ہو۔ (فیضان رمضان، ص ۲۴۰) ☆ اعتکاف کی وجہ سے جن نیکیوں سے محروم ہو گیا جیسے زیارت قبور، مسلمانوں سے ملاقات، بیمار کی مزاج پُرسی، نمازِ جنازہ میں حاضری اسے ان سب نیکیوں کا ثواب اسی طرح ملتا ہے جیسے یہ کام کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۲۱۷/۳) ☆ اسلامی بہنیں مسجد بیت میں اعتکاف کریں، مسجد بیت اس جگہ کو کہتے ہیں جو عورت گھر میں اپنی نماز کے لئے مخصوص کر لیتی ہے۔ (فیضان رمضان، ص ۲۸۹) ☆ اعتکاف کے دوران دو وجوہات کی بنا پر مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت ہے (1) حاجتِ شرعی (2) حاجتِ طبعی۔ حاجتِ شرعی مثلاً نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لئے جانا۔ (فیضان رمضان، ص ۲۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد